بدلا ہوا ہے رنگِ زمانہ کچھ اس قدر
ہر بادہ خوار صاحبِ ایماں ہے یا علیؑ

جس شرک کو مٹایا تھا حکمت سے آپ نے
وہ توسنِ حیات پہ جولاں ہے یا علیؑ

اجداد جن کے کہتے تھے نغمہ حرام ہے
محفل میں ان کی رقص نگاراں ہے یا علیؑ

اب زانوے صنم پہ سر واعظین ہے
زاہد بھی آج مائل عصیاں ہے یا علیؑ

لیتا نہیں ہے کوئی احادیث سے سبق
بازار میں تجارت قرآں ہے یا علیؑ

سلجھائیں کیسے شرعِ محمدؐ کی گتھیاں
جب مولوی فریب بداماں ہے یا علیؑ

جن کو فروغِ قوم سے مطلب نہیں ہے کچھ
ان پر نزولِ رحمتِ یزداں ہے یا علیؑ

پھر ڈھونڈھتا ہوں میثم تمار کی زباں
پھر جستجوئے ہمتِ سلماں ہے یا علیؑ

وہ قوم پھر رہی ہے رہِ کربلا سے آج
جس قوم پر حسینؑ کا احساں ہے یا علیؑ

یہ کم نہیں شرف کہ توصل سے آپ کے
ناظرؔ امامِ بادہ پرستاں ہے یا علیؑ

نعت

محترمہ تنظیم زہراءنقوی کنیزؔ اکبرپوری صاحبہ

کون لا سکتا ہے احمد کی قیادت کا جواب
دو جہاں میں ہے کہاں؟ان کی رسالت کا جواب

دشمنوں کے ساتھ بھی ہر وقت ہے حسن سلوک
ہے یقینا غیر ممکن اس شرافت کا جواب

قول زریں پر فدا ہونے لگے ہیں جان ودل
کون دے گا اس فصاحت اس بلاغت کا جواب

آسماں تک سرنگوں ہے دیکھ کر رفعت تری
خلق میں ممکن نہیں تیری جلالت کا جواب

سنگ دل کیا پتھروں نے پڑھ لیا کلمہ ترا
بس میں دنیا کے نہیں تیری حکومت کا جواب

ساری دنیا کی نگاہیں آپ پر مرکوز ہیں
کیا کبھی ممکن نہیں ہے ایسی صورت کا جواب؟

دے گئے ہیں دولت قرآن وعترت مصطفی
دونوں عالم میں نہیں ہے ایسی دولت کا جواب

اے کنیزؔ صادقؑ آل نبیؐ یثرب کو چل
خلد میں رہنا بھی کب ہے اس سکونت کا جواب